



السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا وجہ ہے کہ ایک شخص امدا، لولا یا چوروں، ڈاکوؤں یا سخت غریب گھر میں پیدا ہوتا ہے۔ کسی کو دس دن کی زندگی دی جاتی ہے کسی کو سینکڑوں دنوں کی۔ اگر ایک شخص نیک خاندان میں پیدا ہوتا ہے، اس کی نیک صحبت، نیک تعلیم، نیک کاموں کے وسائل ہم پہنچانے جاتے ہیں۔ اور دوسرا اس کے برعکس ہر دو کی آزمائش یکساں کیسی؟ اگر ایک حالت میں پیدائش و پرورش ہو، تو کوئی آزمائش ہو سکتی ہے؟ جزاکم اللہ خیرا

الحجاب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

!و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

!الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ، أما بعد

اسلام کو دیکھنا بسبب پرکشی طرح کی فضیلت ہے۔ ایک یہ کہ قرآن مجید کا اعجاز کا دعویٰ ہے اس کے دعویٰ کو آج تک کسی نے نہیں توڑا۔ دوسرے اسلام میں پورے احکام ہیں اسلام کے سوا کسی مذہب میں پورے احکام نہیں۔ مثلاً وید میں رشتوں کی بابت کوئی تفصیلی احکام نہیں کہ کونسا کرنا چاہیے اور کونسا نہ کرنا چاہیے۔ بہت سی کتب تحریف ہو چکی ہیں قرآن مجید بدستور قائم ہے قرآن کو خدا نے سینوں میں جگہ دی ہے، دوسری کتب صرف کاغذات میں ہیں اور لکھا لولا ہونے یا کسی اور مصیبت کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو آزماتا ہے کہ مصیبت میں صبر کرتے ہیں یا نہیں۔ اور مال و دولت اور صحت و تندرستی اگرچہ ظاہر میں نعمت ہیں۔ لیکن حقیقت میں یہ بھی آزمائش ہیں کہ بندہ مال و دولت وغیرہ سے زیادہ محبت کرتا ہے یا خدا سے۔ اور کیا اللہ کے رستے میں اس کو خرچ کرتا ہے یا عیاشی میں پھنسا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے :-

وَعَلَوْ تُمْرَبُوا لَغَنَّتُمْ وَلِئِيَّاتٍ لِّعَلَّامٍ بَرِّجُون --- سورة الاعراف ۱۶۸

”اور بد حال یوں سے آزماتے رہے کہ شاید باز آجائیں“

اور جیسے انسان کا قصد ارادہ ہوتا ہے اسی کے موافق اللہ کی طرف سے توفیق ملتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے :-

فَأَنذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظَّى ۚ وَلَئِنْ أَنتُمْ لَنَصْبِرْنَ ۖ إِنَّكُمْ لَعِندَ رَبِّكُمْ لَشَاقِقُونَ ۖ فَتَنِي ۖ وَأَوْصَيْتُ بِكُمْ ۖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ۖ --- سورة النمل ۷

”جس نے دیا (اللہ کی راہ میں) اور ڈرا (اپنے رب سے)۔ اور نیک بات کی تصدیق کرتا رہے گا۔ تو ہم بھی اس کو آسان رستے کی سہولت دیں گے“

جیسی جیسی طابع ہوتی ہیں ویسی ویسی آزمائش ہوتی ہے کسی کو مال دے کر آزمایا جاتا ہے کسی کو حکومت دے۔ کر کسی کو غربت وغیرہ کے ساتھ جیسے مختلف جماعتوں کے لوگوں کو مختلف سوالات دیے جاتے ہیں۔ اسی طرح بندوں کی مختلف حالتوں کو سمجھ لینا چاہیے۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ اہلحدیث

کتاب الایمان، مذاہب، ج 1 ص 104

محدث فتویٰ